

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رضاعت کبیر یعنی بڑی عمر کے بچے کو دودھ پلانے سے حرمت کے مسئلہ میں وارد سالم مولیٰ بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کیا انہی سے خاص ہے یا عام؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

! الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

آپ جانتے ہیں کہ یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے صحیح مسلم میں آئی ہے۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ بھر پور جوان لڑکا آپ کے ہاں آجاتا ہے، میں تو پسند نہیں کرتی کہ وہ میرے ہاں آئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نمونہ نہیں ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: (ہمارا متبی) سالم میرے سامنے آجاتا ہے، جبکہ وہ اب مرد بن چکا ہے، تو (میرے شوہر) ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل میں اس کے بارے میں کچھ (ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے دودھ پلا دو، حتیٰ کہ وہ تیرے سامنے آسکے۔" (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب رضاعہ الکبیر، حدیث: 1453 و مسند احمد بن حنبل: 174/6، حدیث: 25454۔)

اس حدیث میں علماء کاتین نکات میں اختلاف ہے۔ آدمی کسی اجنبی عورت کو مس نہیں کر سکتا۔ عورت اپنا جسم کسی اجنبی کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتی، اور سینہ تو اور بھی حساس مقام ہے۔ پھر مرد اس پر ہاتھ رکھے، کچا یہ کہ وہ اسے چوسے۔ اس سے جانین کے جذبات میں ایسٹجٹ ہوگی۔

:دلائل ان چیزوں کے برعکس ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ... سورة البقرة ۲۳۳

"مائیں لپٹے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔"

جمہور اس طرف گئے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

بعض نے کہا یہ سالم مولیٰ بنی حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھی۔ صحیح مسلم میں ہے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ) باقی تمام ازواج نبی نے ایسی رضاعت سے کسی بڑے بچے کو لپٹنے اوپر داخل ہونے کا انکار کیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب رضاعہ الکبیر، حدیث: 1453 و مسند احمد بن حنبل: 174/6، حدیث: 25454۔) اور ہم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ہم سمجھتی ہیں کہ یہ ایک خاص رخصت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم رضی اللہ عنہ کے لیے دی تھی، اس لیے ایسی رضاعت سے ہم پر کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔

امام ابن حزم، لیث بن سعد، عروہ بن زبیر (تبعی) رحمہم اللہ اور ان سے قبل صحابہ میں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رضاعت کبیر کی قائل ہیں۔

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نوے سال کا بھی ہو اور کسی عورت کے دودھ کا پانچ رضعہ (گھونٹ) پی لے، تو وہ عورت اس کی رضاعتی ماں بن جائے گی اور اس کے لیے حرام ہوگی۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک درمیانی راہ اختیار کی ہے کہ یہ جناب سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی اور یہ ہر اس شخص کے لیے جو اس قسم کے حالات میں ہو، رخصت ہو سکتی ہے۔ مثلاً کوئی بچہ کسی عورت کی گود میں پلا ہوا بڑھا ہو اور اسے اپنی مس سمجھتا ہو، بڑا ہونے پر بھی وہ اس سے معاف کرتا اور اس کا بوسہ لیتا ہو، اس یقین کے ساتھ کہ یہ اس کی ماں ہے، پھر اسے اچانک بتایا جائے کہ یہ تیری ماں نہیں ہے، تو اس کے جذبات یکدم تبدیل نہیں ہو جائیں گے۔ اس پر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اس قسم کے حالات میں اس حدیث کو ہم سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیوں خاص کر دیں، بلکہ ایسے شخص کے لیے رضاعت (کبیر) کی رخصت ہوگی۔ مثلاً اگر کسی مس باپ نے کسی بچے کو بطور متبی لیا ہو اور وہ اس کا حکم نہ جانتے ہوں کہ متبی بنانا ناجائز ہے، پھر بعد میں علم ہو تو عورت کے لیے جائز ہوگا کہ ایسے بڑے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے، خواہ وہ مرد بھی بن گیا ہو۔

اگر آپ اس پر مطمئن نہ ہوں تو آپ کے سامنے جمہور کا قول موجود ہے۔ اور یہ احادیث سالم مولیٰ بنی حذیفہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو مقید بنا سکتی ہیں۔ اس میں امامت مومنین کے قول کی دلیل ہے کہ یہ خاص رعیت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سالم رضی اللہ عنہ کے لیے فرمائی تھی۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

